اتحاد بین المسلمین قرآن وسنت اور عصری تقاضوں کی روشنی میں

*ڈاکٹر شکیلہ رفیق/آمنہ بنتِ مقصود

Itehad Bainul Muslemeen Asri Tqazoon ki Roshni mein

Dr. Shakeela Rafiq, TU. Tehran Iran/ Amna Bibi, M.Phill IUB Pakistan

And hold fast by the rope(covenant(of Allah all together and be not disunited(3:103)

Unity and consensus have a phenomenal role in developing the nation and achieving their greater goals. Muslim unity is a major and undeniable requirment of the time. The increasing sectarian nationalism has squirted and damaged the image of the vital Islamic teachings. Today Muslims are suffering from several issues, it's the dilemma of Muslim Ummah that they forget the basic philosophy of the above mentioned verses hence different social diseases i.e. sectarian hate, creed prejudices, desire for power, bigotry& many other materialistic interests curbing the true essence of brotherhood as to which Allama Iqbal wrote different verses. This is why Muslims lost the 800 years old glory of their ancestors and the reason for their current condition, moreover, the western world who has introduced the term "Islamic terrorism".After 9/11 this term left a negative impact on Muslim majority everywhere in the world, whereas Muslim Ummah did nothing to cope with Zionist/ non-Muslim/ anti-Islamic hate which deprived them of their honor, dignity, and power. On the other hand, the enemies of Muslims are united and they are fully aware of the fact that their strength lies in the weakness of Muslims. Hence they are engaged in intrigues and conspiracies to divide Muslims. Historically, it is

☆محقق، دانشور۔ راولپنڈی

proved that spreading germs of conflict amongst Muslims has been an effective tool for non-Muslims. While the Quran clearly said that the life of Muslim Ummah is imbeded in Unity, patience & brotherhood which is only achievable by holding Quran & Sunnah tight and leaving everything behind. It is possible only if Muslims have "fraternity" with tolerance. Nevertheless, the primary duty of the Muslim sovereigns & rulers is to play their role in this regard.

Keywords: Holy Quran, Muslim Ummah, Muslim Unity, sectarian, Islamic teachings, Muslim rulers, Muslims.

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!
اس دور میں بھی مردِ خدا کو ہے میسر جو معجزہ پربت کو بنا سکتا ہے رائی(۱)

مسلم امہ اگرچہ روئے زمین کے مختلف میں بستے ہیں علیحدہ علیحدہ زبانیں بولتے ہیں مگر ان تمام چیزوں کے باوجود مسلم امہ نے جب جب اتحاد کا مظاہرہ کیا تو ان کے کارنامے تاریخ میں رقم ہوئے ،دریاؤں کا رخ موڑا، سرکش موجوں سے ٹکرائے اور ان کے جذبہ ایمانی نے عرب وعجم کو زیرِ نگیں کیا لیکن تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ مسلم امہ نے جب جب اسلاف کی روش کو اور اتحاد، اخوت، تواضع، انکساری، ایفائے عہد، عدل وانصاف، اعتدال، بردباری، عفوودرگزر جو کہ انسانوں کے مابین یکجہتی پیدا کرتے ہیں اور امن واطمینان کا باعث بنتی ہیں، کو چھوڑا تو اس کی فطرت میں ناانصافی، بدزبانی، حرص، بددیانتی اور دغابازی وکینہ پروری، اسراف اور بغض وفحش گوئی دخیل ہوئی تو پھر وقت نے اس سے بدترین انتقام لیا اور اس کی تباہی وبربادی کی داستانیں تاریخ میں رقم ہوئیں۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۲)

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات واضح کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔‘‘

اس آیت میں سب سے پہلے رب العزت نے ایک حل بتایا ہے،ایک حکم دیا ہے کہ تم اللہ کی رسی کو مظبوطی سے تھام لو۔حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا یہ اللہ کی رسی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''القرآن حبل اللہ المتین ''یعنی قرآن اللہ کی رسی اُس کا دین،اُس کا دیا ہوا ضابطۂ حیات ہے۔(۳)

اس آیت میں دو اصول بتائے ہیں:ایک یہ کہ،اللہ کے دین کی سختی سے پابندی کی جائے اور اگر ایک نظام زندگی کے پابند ہوں گے تو ملت اسلامی کا شیرازہ بھی خود بخود ہی منظم ہوتا جائے گا۔اور دوسری بات:انہیں آپس کے اختلافات یعنی گروہ گروہ ہونے سے روکا ہے کہ ایسا کرو گے تو تمہارے دل بھی ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے اور اتحاد امت پارہ پارہ ہو جائے گا۔

علامہ مودودیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ کی رسی سے مراد اس کا دین ہے اور اس کو رسی سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ یہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف اہل ایمان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان لانے والوں کو باہم ملا کر ایک جماعت بناتا ہے۔اس رسی کو ''مظبوط پکڑنے'' کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی نگاہ میں اصل اہمیت ''دین'' کی ہو،اسی سے ان کو دلچسپی ہو،اسی کی اقامت میں وہ کوشاں رہیں اور اسی کی خدمت کے لیے آپس میں تعاون کرتے رہیں۔(۴)

پھر رسول خداؐ نے فرمایا ''میں تمہارے درمیان دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں،ایک قرآن اور دوسری میری سنت جب تک تم ان دونوں کو سختی سے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے''۔

اتحاد ملی کے لیے یہ لازم ہے کہ:

(۱)ان کا آپس میں رشتہ مضبوط ہو(جو اللہ نے حبل اللہ کے الفاظ سے واضح کیا)

(۲)اس استحکام اور اخوت کو قائم رکھنے کے لیے مسلسل عمل چاہیے(تا کہ یہ حبل اللہ ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے)

پوری اُمت کے ہر فرد پر ایک فریضہ لازم کر دیا وہ اپنی قوت،قدرت اور استطاعت کے مطابق اس فریضہ کو انجام دے فرمایا:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵)''تم میں سے ایسے لوگ ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکتے رہیں اور جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پانے والے ہیں''

یعنی اتحادِ اُمت تبھی ممکن ہے جب تم اس فریضہ کو تندہی سے انجام دو اور وہ فریضہ یہ ہے کہ تم خیر کی،بھلائی کی دعوت دو۔اس جماعت کی پہلی مثال صحابہ کرام کی ہے جو دعوتِ دین لے کر اٹھی اور قلیل مدت میں ساری دنیا پر چھا گئی اور سیرت

ابن ھشام میں ہمیں ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''بس وہ ایک کلمہ ہے اگر تم مجھ سے اسے سیکھ لو تو تم اس سے عرب وعجم کو زیرِ نگیں کرلو گے اور سارا عجم تمہارے پیچھے چلے گا۔'' (۶)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ سے لے کر فتح مکہ تک ایسا انقلاب بر پا کیا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی، انہوں نے ایسے سرگرم اور رفعال ذہن تیار کیے جو تربیت پا کر وقت کی بہترین قیادت کے ہاتھوں ناقابل شکست بن گئے۔

اتحادِ امت کیا ہے؟ یہ تعلق کس نوعیت کا ہونا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بہت سی مثالیں رکھیں، مثلاً ایٹم کا سسٹم ہے کہ الیکٹرانز اس کے گرد اگرد گھومتے ہیں کوئی الیکٹران اس حد سے باہر نکل جائے ایسا ممکن نہیں ہے اشتراک کیسے ممکن ہوتا ہے؟ کہ ایٹم کے پاس گنجائش ہے جڑنے کی اس لیے آپس میں جڑ جاتے ہیں، کونسی چیز ہے جو انہیں جوڑ کے رکھتی ہے، مرکز؟ اگر مرکز یعنی نیوکلیئس کو ہٹا دیں تو کچھ بھی باقی نہیں بچتا جس کے گرد الیکٹرانز گردش کریں۔ ایک امت کی مثال بھی ایسی ہی ہے جس کو نبی کریمؐ نے یوں بیان کیا کہ ''مسلمان کے جسم کا کوئی حصہ جب بخار یا درد محسوس کرتا ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (۷) اور اقبال نے اس کو یوں اپنے پیرائے میں بیان کیا کہ:

اخوت اس کو کہتے ہیں، چبھے کانٹا جو کابل میں   تو دلی کا ہراِک پیر و جواں بے تاب ہو جائے

یہی رشتہ ہے جس کو رب العزت نے فرمایا: انما المؤمنون اخوۃ۔ اور یہی رشتہ تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے انصار اور مکہ کے مہاجرین کے درمیان کرایا تھا، جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی، اسی اخوت کی وجہ سے انقلاب اور تبدیلی ممکن ہوئی تھی، اگر یہ رشتہ نہ وجود میں آتا تو آج مسلم امہ دنیا کی بڑی قوت نہ بن سکتے۔

اختلافی مسائل کے حل کے لیے قرآن وسنت اور صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے رہنمائی لینی چاہیے

صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو پہلا کام کیا وہ خلافت کا قیام تھا جس کا سب سے پہلا اور بنیادی کام یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو بنیادی نصب العین یعنی ''اعتصام باللہ'' سے ہٹنے نہ دے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تین اصول بنائے گئے تھے: (۱) دعوت الی الخیر (۲) امر بالمعروف (۳) نہی عن المنکر۔ اور خلافتِ راشدہ کے دور میں حکومتی شعبے بھی انہی بنیادوں پر وجود میں آئے تھے، اور اسی سے امتِ مسلمہ کی داخلی اور خارجی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی راہیں استوار ہوئیں تھیں۔

آپس کے اختلاف سے قطعی طور پر اجتناب کرنا اور مقصد کو پیشِ نظر رکھنا

رب العزت فرماتے ہیں: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي

الإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (۸) محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا آپس کا تعلق اور ان کی زندگی کا مقصد بتایا گیا ہے کہ "محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے وہ آپس میں رحیم اور شفیق ہیں اور کفار پر سخت گیر ہیں"

ایک اور جگہ فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (۹)

قرآن پاک میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کی کہ آپس میں نہ لڑو ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، مشرکین کو موقع ملے گا کہ وہ تمہاری کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمہیں مزید کمزور کردیں۔

اتحادِ امت کو تباہ کرنے والے عوامل

الگ الگ مسلک کی راہیں ڈھونڈنا اور خودغرضی اختیار کرنا

اتحادِ امت کا پارہ کرنے میں سب سے بڑا کردار مختلف مسالک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خلیج ہے۔ یہی چیز مسلم امہ کی زوال کی ایک بڑی وجہ ہے۔ مسلم امہ فروعی معاملات میں پڑ کر کسی ایک شاخ کو پکڑ کر بیٹھ گئے اور باقیوں کو فراموش کر دیا، اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر فرقہ دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگ گیا اور خود کو بہتر کہتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس سے بھی روکا ہے اور فرمایا "فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى" کہ اپنے آپ کو پاکیزہ نہ خیال کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "خدا کی قسم! تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی خواہشات کو میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ کر دے۔" (۱۰)

ابو داؤد میں ہے کہ یہودی ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے، عیسائی ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے افراد (مسلمان) ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ (۱۱)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسرائیل، یہود اور ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امہ ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے، صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جو مجھ سے تعلق رکھتے ہوں گے اور میرے صحابہ سے۔ (۱۲)

علاقائی و لسانی فرق امتِ مسلمہ کے لیے بڑا چیلنج!

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو   تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!
(اقبال)

رب العزت تو فرماتے ہیں: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۔} (۱۳) ''اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے اور برادریاں اس لیے بنائیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک اللہ کے نزدیک وہی محترم ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو''۔

اتحادِامت اور عصری تقاضے

عصر حاضر میں امت مسلمہ جن مسائل کا سامنا کر رہی ہے اس میں سب سے بڑا مسئلہ روحانیت اور مادیت کو آمنے سامنے لا کھڑا کرنا ہے۔استعمار (طاغوتی قوتیں) خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد ارض مقدس کی طرف اپنی قوتیں استعمال کر رہی ہیں، وہ فتنہ جس نے اتحادِامت کو پارہ پارہ کر دیا ہمارے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ ان وجوہات پر نگاہیں دوڑائیں کہ معلوم ہو گا کہ کہاں ہمیں کس طرح کے لائحہ عمل کی ضرورت ہے۔

اسلام کے خلاف اتحاد ختم کرنے کا آغاز خلافتِ عثمانیہ سے ہو چکا تھا مگر وہ کسی اور صورت میں تھا۔پہلی جنگِ عظیم میں استعمار نے مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑایا اور یوں تمام عرب، عراق، فلسطین، مصر، شام، اردن وغیرہ اتحادیوں کے قبضے میں آ گئے۔انہوں نے مصطفی کمال پاشا (اتاترک) کے ذریعے ہر شعبہ زندگی میں مغربی طرز کی جدید اصطلاحات کروائیں، اور ٦ سال کے مختصر عرصہ میں ترقی کے سماجی، قانونی، تعلیمی اور سیاسی نظام کا ڈھانچہ بدل دیا۔خلافت کو ختم کر دیا اور جمہوریت کا نعرہ لگایا، اور یوں عالم اسلام کی نمائندہ قوت پستی کے گہرے گڑھے میں چلی گئی۔

بہترین قیادت۔۔۔امت مسلمہ کے لیے ایک بڑا چیلنج!

ہماری بدبختی یہ ہے کہ ہمیں اچھے رہنما میسر نہ آ سکے جو امت مسلمہ کو جوڑ کر رکھتے، ایسی قیادت ملی جو منافقت کو مصلحت کا نام دیتے ہیں، دین کے بڑے اسکالرز ہمارے قائد نہیں ہیں، دین کے اسکالرز کے لیے ''ملا'' کا لفظ استعمال ہونے لگا ہے اور یہ لفظ دین سے نفرت اور تضحیک کا نشانہ بنانے اور اجڈ اور گنوار ثابت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

استعمار کی سازش کا ایک اور بڑا نتیجہ جمہوریت سے ووٹ لینا ہے، اور ووٹ میں ابہام زیادہ ہوتا ہے، جتنا ابہام زیادہ ہوتا ہے قیادت چننے کے لیے استعمار کو اپنی پسند کا قائد چننے میں اتنی ہی آسانی رہتی ہے، یہ خفیہ گرفت استعمار کے لیے زیادہ بہتر رہتی ہے۔حالانکہ اسلام میں ووٹ کو گنا نہیں بلکہ تولا جاتا ہے۔خود حضرت ابوبکرؓ کی قیادت، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی کی خلافت اس بات کا واضح ثبوت ہے۔

سودی نظام۔۔۔استعمار کا مذموم منصوبہ

تمام معیشت کو کنٹرول کرنے اور انہیں سودی بنانے کے لیے استعمار اپنی طاقتیں اور صلاحیتیں استعمال کرتی

رہیں،حتیٰ کہ تمام کاروبار کو بھی سود کے نرغے میں لے جایا گیا۔تمام مقامی بینکوں کو مرکزی بینک کی صورت دی اور مرکزی بینک عالمی بنک بنا پھر یہ سلسلہ رکا نہیں بلکہ سود ٹیکس میں تبدیل ہوگیا۔یوں استعمار جدید دور کے سرمایہ دار بن گئے، جومن مانی شرائط پرقرضے دیتے ہیں،مسلمانوں کے Taxes کو آج بھی مسلمانوں کے خلاف جنگی اسلحہ وغیرہ پرصرف کیا جاتا ہے،(جہاں جہاں بھی جنگیں ہوتی ہیں یہ دونوں فریقین کو اپنے زیراثر کرلیتے ہیں) اور یوں انہوں نے ہمیں سود در سود میں جکڑ لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سود کو لعنت قرار دیا اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کھلی جنگ قرار دیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ یعنی''اللہ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کی نشوونما کرتا ہے۔''(۱۴)

Future Mission War

مستقبل کی جنگوں میں تین پوائنٹس خاص طور پر شامل ہیں:

۱۔اس عالمی وجود میں آبادی محدود ہوگی۔

۲۔خواتین کو آزادی نسواں تحریک کے ذریعے ذلیل کیا جائے گا۔

The New Melinium کتابچہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ''نسلی،قبائلی اور مذہبی منافرتوں سے پیدا ہونے والا یہ تشدد اگلی ربع صدی میں تصادم کی انتہائی شکل اختیار کرلے گا،ہر سال ہزاروں لوگ مارے جائیں گے۔''(۱۵)

فلسطین،چیچنیا،بوسنیا استعمار کی سفاکی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں،ہزاروں بے گوروکفن لاشیں،رستے ہوئے زخم،امت مسلمہ سے سوال کررہی ہیں کہ کہاں ہیں صلاح الدین ایوبی؟ان کا درد سننے والا،ان کے زخموں پر پھاہے رکھنے والا کوئی تو ہو!اور مسلم امہ اپنے ذاتی مفادات پہ ڈٹی ہوئی ہے،یہ کیسی امت ہے کہ جس میں درد نہیں،جس میں احساس نہیں،کیسا سکوت چھایا ہے؟کیسی مردنی ہے؟دردِ دل ختم ہوگیا، احساس ختم ہوگیا۔ رسول خدا ﷺ نے تو فرمایا تھا:''مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے خوابی اور درد محسوس کرتا ہے۔''(بخاری ومسلم) آج استعماری قوتیں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے (نعوذ باللہ) ایک ہوگئی ہیں،اور مسلمان جو ایک مقصد رکھتے ہیں،ایک نصب العین،ایک قبلہ،ایک کتاب رکھتے ہیں تعصب کا شکار ہیں اور یکجہتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی،نقصان بھی ایک ایک ہی سب کا نبی،دیں بھی ،ایماں بھی ایک
حرم پاک بھی ،اللہ بھی،قرآن بھی ایک کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک(۱۶)

آج ہمیں ایرانی،عراقی،عربی عجمی ،گورے کالے سب امتیازات کو ختم کرکے مسلم امہ کو آگے بڑھنا ہوگا اور ایک جدید فلاحی ریاست کی تشکیل کرنی ہوگی۔

بتانِ رنگ و بو کو چھوڑ کر ملت میں گم ہو جا　　نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی(۱۷)

استعمار کے مذموم منصوبے

۱۔انکارِ حدیث پر مبنی فرقہ کا وجود

۲۔رسول اللہؐ کے کارٹون شائع کرنا، یا گستاخانہ رویہ اختیار کرنا

۳۔تحریفِ قرآنِ ترجمہ

۴۔اتحادِ مسلمہ کا خاتمہ

ایسی مختلف تنظیمیں بنائی گئیں جن کے مقاصد میں سے بنیادی مقاصد یہ ہیں:

۱۔تمام مذاہب کا خاتمہ۔ ۲۔تمام منظّم حکومتوں کا خاتمہ ۳۔حب الوطنی کا خاتمہ ۴۔تمام جائیداد کا خاتمہ ۵۔خاندانی ڈھانچے کا خاتمہ　　۵۔نیو ورلڈ آرڈر کا قیام۔اور ان تنظیموں کے تحت لاکھوں لوگ امت مسلمہ کے خلاف اتحاد کر کے جڑ گئے ہیں اور اپنی ساری قوتیں مسلم امہ کو ختم کرنے پر لگا رہے ہیں۔

۵۔مسلمانوں کے معدنی وسائل پر قبضہ

استعمار نے آزاد اسلامی ریاستوں کو بھی اپنے ماتحت کر لیا ہے اور ان کے تیل کے ذخائر پر پنجے گاڑے بیٹھے ہیں، اور اب استعمار چاہتا ہے کہ مشرقی اور مغربی سعودی عرب کو الگ الگ کر دیا جائے، کہ مشرق اگر قدرتی وسائل سے بھر پور ہو تو یہاں روحیں مردہ ہوں اور مغرب میں روح زندہ ہو تو قدرتی وسائل سے محرومی ان کا مقدر بنے!

اس وقت یہ صورتحال کسی سے پوشیدہ نہیں، ہماری ملکی پالیسیاں استعمار مرتب کرتا ہے، ہمارے نصاب استعمار ڈیزائن کرتا ہے، ہمارے فیصلے وہاں سے آتے ہیں اور ہمیں قرضوں کے بوجھ تلے دبا کر وہ ہمیں اپنے مقصد کے تحت استعمال کر رہا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ حالات کی گتھی سلجھے　　اہل دانش نے بڑی سوچ کے الجھائی ہے

اس وقت استعمار کے نیٹ ورک سعودی عرب، پاکستان اور افغانستان پر اپنے تسلط کے خواب دیکھ رہا ہے، عالمی صلیبی جنگ کے لیے stage تیار ہو چکا ہے۔اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلم امہ ایک فورم پر اکٹھی ہو مسلکی عوامل، منافرت، تفاخرت اور خود غرضیوں کو ختم کر کے ایک بڑے مفاد کے تحت کلمۃ اللہ کو بلند کرنا ہو گا۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۔''وہی تو ہے جس نے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔''(۱۸)

ہمیں اپنے درمیان اتحاد پیدا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوں گے:

۱۔اخوتِ ملی،اتحادِ ملی اور جذبہ ایمانی کو بیدار کرنا

۲۔تقویٰ اختیار کرنا

۳۔جذبہ جہاد کو شعار بنانا

۴۔ایسے علمی فورم ترتیب دینا ہوں گے کل بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں علم کے ذریعے تبدیلی ممکن ہوئی تھی اور آج ہمارے لیے بھی علم ایک ہتھیار weapon کا کام دے گا۔

۵۔بے لگام میڈیا کی یلغار سے خود کو بچانا ہوگا کیونکہ میڈیا سے ہماری نسلوں کے اذہان پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں

۶۔عالمی اسلامی اتحاد اور اجتہاد کا ایک فورم ترتیب دیا جانا چاہیے جہاں پر ہر قسم کے وسائل کے حل مل کر قرآن وسنت کی روشنی میں تلاش کیے جائیں۔

۷۔دین کی تعلیمات اور تبلیغ کا کام کرنا ہوگا۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''اے ایمان والو!تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو،تم نہیں اٹھو گے تو اللہ تمہیں لے جائے گا اور ایک ایسی قوم لائے گا جو تم سے زیادہ بہتر ہوگی۔(۱۹)

مصیبتیں ہمارے شامتِ اعمال کا نتیجہ ہیں

آج امت مسلمہ جس دہانے پر پہنچ چکی ہے،جن مصیبتوں کا شکار ہے اور جن مسائل سے گزر رہی ہے کوئی شک نہیں کہ اس میں ہمارے اپنے اعمال،ہی کارفرما ہیں کیونکہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''کوئی بھی مصیبت نہیں آتی مگر اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔''(۲۰)

رب العزت فرماتے ہیں:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۲۱)

عجیب بیماریوں کا ہونا،ڈینگی مچھر کا خوف،لاعلاج بیماریاں،سونامی،زلزلے یہ سب ہمارے کردہ اعمال کی سزا ہیں،یہ ہمیں ہلانے،سبق دینے اور جگانے کے لیے آتے ہیں،کیونکہ رب العزت نے جس طرح سے آخری نبیؐ پر اپنی نعمت تمام کر دی آخری شریعت کی شکل میں اسی طرح سے یہ امت بھی اللہ کی آخری امت ہے۔

پس خدا برما شریعت ختم کرد بر رسول ما رسالت ختم کرد
خدمت ساقی گری باما گذاشت دادمارا آخریں جامے کہ داشت(۲۲)

(اللہ تعالیٰ نے ہم پر شریعت ختم کر دی ہے۔اور ہمارے رسول ﷺ پر رسالت ختم کر دی ہے۔ہمیں شراب

پلانے (تبلیغ دین) کی خدمت سپرد کی اورہمیں وہ آخری پیالہ عطا کیا جو وہ رکھتا تھا)۔

اصلاح صرف قرآن سے ممکن ہے:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا جس طرح پہلی امت کی اصلاح شریعت سے ہوئی تھی اس طرح اس امت کی اصلاح بھی قرآن سے ہی ہوگی۔قرآن میں یہود ونصاریٰ کومخاطب کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ

قل تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ''آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جوتم میں اور ہم میں ایک ہے''اور وہ کلمہ کیاہے؟ قرآن۔جبل اللہ، اللہ کی کتاب،The Best Source Of Guidance یہ دعوت عام ہے!اس میں دوطرح کےلوگوں کودعوت دِین کی طرف متوجہ کرنے کااصول ہے؛

۱۔غیرمسلموں کواسلام کی دعوت دینے کااصول ۲۔مسلمانوں کوخیر کی دعوت دینے کااصول۔

خیر کی دعوت بھی دوطرح کی ہوگی ایک تمام مسلمانوں کوضروری اخلاقیات کی تعلیم کی دعوت اور دوسری دعوت خاص ہے یعنی مسلم امہ میں سے بہترین افراد پیدا کرنا۔جس کااشارہ ایک اورآیت میں یوں فرمایا:''پھرایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ایک ایسا گروہ پیدا ہوتا جو دین کوسیکھتااور پھرجا کراسے اپنی بستی میں سکھاتا''اوررب العزت نے یہ فریضہ اتنالازم کر دیا کہ اس کے سواکوئی چارہ نہیں۔رب العزت نے ایک اورمقام پرفرمایا:''اگرتم نہیں اٹھو گےتو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گااور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کولائے گاجوتم سے زیادہ بہتر ہوگی۔''

اتحادِمسلم امہ۔۔۔عالمی پاور

امتِ مسلمہ آج تباہی کے دہانے پر کیوں کھڑی ہے؟ آج مسلمان ڈیڑھ ارب ہونے کے باوجود کیوں پستی کا شکار ہیں؟ اور دوسری قومیں کیوں اس پر چڑھ دوڑنے کی پلاننگ کر رہی ہیں؟ ہمارے قیمتی اثاثے لوٹے جارہے ہیں،ہماری مضبوط تہذیب غیرمسلم تہذیب کے سامنے جھک گئی ہے،حتیٰ کہ ہمیں ہمارے دشمن کے محاذوں کی خبر تک بھی نہیں۔یہود ونصاریٰ مسلمانوں کی ترقی کے راستے کی رکاوٹ بنتی جارہی ہیں اوراپنی سیاسی،معاشی اورنفسیاتی چالوں سے اپنی ہمدردیاں جتلا کرعالم اسلام کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہیں۔کیونکہ اسلامی اتحاد ہی دراصل وہ چیز ہے جس سے غیرمسلم قوتیں خوفزدہ رہتی ہیں،اسی مقصد کے لیے دشمن عناصر منظم ہو کراتحاد بین المسلمین کارستہ روکتی ہیں،یہی وہ واحد راستہ ہے جس سے امت اسلامی کی عالمی پاور کاباعث بن سکتی ہے۔

ایک انگریز مصنفہ لکھتی ہے:

''جب تک اسلام کی مرکزیت ختم نہ ہواورجزیرة العرب اس کی مرکزیت سے علیحدہ کر کےٹکڑے نہ کر دیا جائے اسلام کی قوت کاخاتمہ نہیں ہوسکتا۔(۲۳)

چنانچہ مغربی اقوام اپنی ساری قوتوں اور وسائل کے ساتھ مسلم امہ کو اپنے نرغے میں لے کر، انہیں مغلوب کر کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سائنس، ٹیکنالوجی، معاشیات کے میدان اور انفارمیشن کی نفسیات میں خود کو مضبوط کر کے مسلم امہ کو ناعاقبت اندیشی کے غار میں دھکیلنا چاہتی ہے۔ جہاں سے ان کی ساکھ بحال نہ ہو سکے اور وہ دوبارہ اٹھ بھی نہ سکیں اور یہ حقیقت ہے کہ ضعف کا شکار معاشرہ ایسی حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں سے خود ان کا اپنا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے، سو وہ اپنے آپ کو بچانے کے لیے پاور کی پناہیں لیتی ہیں اور پاور انہیں اپنے قرضوں اور ہمدردیوں کے احسان تلے دبا کر اپنے مفاد حاصل کرتی ہے۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے کہ ازل سے   ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات (اقبال)

اسلام دشمن عناصر کا Master plan

آج مسلم امہ کے Think Tanks ختم کرا دیئے جاتے ہیں، بھٹو نے عالمی اسلامی اتحاد فورم بنانے کی کوشش کی تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ جمال الدین افغانی نے تحریک چلائی اور مسلم امہ کو جگانے کی کوشش کی، انہیں ایک فورم کے تحت اکٹھا کرنے کی کوشش کی تو انہیں ملک بدر کر دیا گیا۔ وہ تحریک سنوسی ہو، حسن البناء کی تحریک ہو، تحریک خلافت ہو، سید قطب شہید، مولانا امین احسن اصلاحی یا پھر مولانا مودودیؒ کی تحریکیں ہوں جنہوں نے بھی اعلائے اسلام اور اتحادِ مسلم امہ کے حوالے سے کوششیں کیں ان پر تشدد کیا گیا، قید و بند کی صعوبتوں سے گزارا گیا، استعمار نے ان کو اپنے ناپاک عزائم کا نشانہ بنا ڈالا۔

آج مسلم ممالک میں دہشت گردی کے نام پہ ہونے والے قتل، آپریشنز، بم دھماکے، حرمتِ رسولؐ کے خلاف ناپاک سرگرمیاں آپؐ کے خاکے چھاپنا بھی اسلام دشمن عناصر قوتوں کے وہ کام ہیں کہ جن سے وہ گاہے بگاہے مسلمانوں کو چھوٹے بڑے حربے استعمال کر کے ان کی حسیات چیک کرتی رہتی ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں : إِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِأَنْفُسِہِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ وَمَا لَہُمْ مِنْ دُونِہٖ مِنْ وَالٍ ''اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حالات اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود نہ چاہے'' اقبال نے اسی پیرائے میں کہا تھا:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی   نہ ہو خیال جس کو آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اور ایک اور جگہ کہتے ہیں:

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے   کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو   کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں (اقبال)

آج امت مسلمہ بے خوابی کی کیفیت میں مبتلا ہے، جہاں اسے نہ کسی سے غرض نہیں ہے حتیٰ کہ اپنی ذات سے بھی نہیں اور وہ کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتی، کہ انسان کا ڈھانچہ تو موجود ہے مگر روح نہیں ہے اس میں اقبال نے اسی روح کو بیدار کرنے کی کوشش کی تھی۔ آج پھر ہمیں کسی ایسے مسیحا کی تلاش ہے جو ہم میں عقابی روح ہم میں بیدار کر دے!

شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابتر — اب تو ہی بتا، تیرا مسلمان کدھر جائے
وہ لذت، آشوب نہیں، بحرِ عرب میں — پوشیدہ جو ہے مجھ میں وہ طوفان کدھر جائے
اس راز کو اب فاش کرائے روحِ محمدؐ — آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے(۲۴)

علامہ اقبال دنیاوی ترقی کو بھی سیرت رسول ﷺ کی پیروی اوراطاعت کے ساتھ شرط قرار دیتے ہیں، کہتے ہیں: ''اگر تمہیں ترقی کی آرزو ہے تو اس کی ایک ہی سبیل ہے کہ سعی اور جستجو کو اپنا شعار بناؤ، خدا اور حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہو جاؤ تو پھر تمہیں دنیا میں وہ فروغ حاصل ہوگا جس کا تم تصور بھی نہیں سکتے۔(۲۵)

بہ منزل کوش مانندمہ نو — دریں نیلی فضا ہر دم فزوں شو
مقام خویش اگر خواہی دریں دہر — بحق دل بندو راہِ مصطفٰی رو (۲۶)

یعنی اس دنیا میں اگر اپنا مرتبہ چاہتے ہو تو اپنا دل اللہ سے لگاؤ اور محمد ﷺ کا راستہ اختیار کرو!

فکرِ عرب کودے کے فرنگی تخیلات — اسلام کو حجاز ویمن سے نکال دو(۲۷)

علامہ اقبال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہی صراط مستقیم ہے۔(۲۸)

بہ مصطفٰی برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست — اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است(۲۹)

سید عبداللہ فرماتے ہیں:

''بلاشبہ چودھویں صدی میں مسلم امہ پہ زوال کے سایے گہرے رہے مگر پندرھویں صدی قرائن کی رو سے امیدافزاء صدی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ مسلمان اپنے روحانی رشتوں کو اتحاد کی اساس قرار دیں اوران رشتوں کے تابع وسائل مادی کی تنظیم کرتے ہوئے خود کو ایک بنیانٔ مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) بنالیں۔''(۳۰)

نوٹ: میں بتادوں اس نگر کے سب مسائل کا علاج — اس نگر کو سایۂ اسم محمد ﷺ چاہیے۔۔۔!!!

حوالہ جات

۱۔ (ضرب کلیم،ص ۱۶۹،علم و عرفان پبلیشرز، ۲۰۰۳)

۲۔ (القرآن ۲: / ۱۰۳)

۳۔ (تفسیر ابن عباس ،البحر المحیط)

۴۔ (تفہیم القرآن،تفسیر سورۃ البقرہ، ۴ / ۱۰۳)

۵۔ (القرآن ۲: / ۱۰۴)

۶۔ (سیرت ابن ھشام ۳ / ۲۷)

۷۔ (صحیح بخاری؛کتاب الادب باب رحمۃ الناس البہائم ۶۰۱۱:)

۸۔ (القرآن: سورۃ الفتح ۔آخری آیات)

۹۔ (القرآن ۸: / ۴۶)

۱۰۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

۱۱۔ (ابو داؤد، ۴۵۸۰،۴۵۷۹)

۱۲۔ (ترمذی ۱۳۱، ۲۶۴۳)

۱۳۔ (الحجرات ۱۳:)

۱۴۔ (البقرہ؛ ۲ / ۲۷۶)

۱۵۔ (مفتی ابولبابہ، دجال، عالمی ریاست ابتداء سے انتہا تک ۲ / ۴۹،السعید پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان)

۱۶۔ (جوابِ شکوہ،اقبال)

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ (۴۸ / ۲۸)

۱۹ (القرآن)

۲۰۔ (القرآن ۹: / ۳۹،۳۸)

۲۱۔ (القرآن ۳۰: / ۴۱)

۲۲۔ (کلیات اقبال ؒ (فارسی)ص ۱۰۲۔)

۲۳۔ (ابولبابہ، دجال، عالمی دجالی ریاست، ابتداء سے انتہا تک ۲ / ۳۰،السعید پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان)

۲۴۔ (کلیات اقبال ؒ (اردو) ضربِ کلیم، اے روحِ محمدؐ (سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور) ص ۵۶۰)۔

۲۵۔ (کلیات اقبال ؒ (فارسی) ص ۷۹۴۔محمد حنیف، مفکر پاکستان (سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور) ص ۵۲۸)۔

۲۶۔ (کلیات اقبال ؒ (فارسی) ص ۷۹۴۔)

۲۷۔ (ڈاکٹر محمد اقبالؒ،ضربِ کلیم، ابلیس کا فرمان (سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور) ص ۵۶۰۔)

۲۸۔ (مفکر پاکستان ص ۵۲۸۔)

۲۹۔ (ڈاکٹر محمد اقبالؒ، ارمغان حجاز، ۲۷۸۔)

۳۰۔ (سید عبداللہ، عصرِ حاضر کے نام سیرت کا پیغام، فکر و نظر، اگست ۲ / ۱۹۸۱۔)

***